

کلاس: 9th

مضمون: اردو

سبق 2: نعت (نظم)

مصنف: مولانا ظفر علی خاں (1873ء تا 1956ء)

❖ اہم معروضی سوالات:

1. مولانا ظفر علی خاں کہاں پیدا ہوئے تھے؟

(ا) کرم آباد

(ب) کوٹ مہر تھ

(ج) حیدرآباد (دکن)

(د) لاہور

2. مولانا ظفر علی خاں کے دادا کا نام کیا تھا؟

(ا) سراج الدین احمد

(ب) چودھری کرم الہی

(ج) احمد علی

(د) مولانا ظفر علی خاں

3. کرم آباد کس کے نام سے منسوب ہے؟

(ا) مولانا ظفر علی خاں

(ب) چودھری کرم الہی

(ج) سراج الدین احمد

(د) کوٹ مہر تھ

4. مولانا ظفر علی خاں کے والد کا نام کیا تھا؟



(ا) چودھری کرم الہی

(ب) سراج الدین احمد

(ج) احمد علی

(د) زمیندار

5. مولانا ظفر علی خاں کے والد کس محکمہ میں ملازم تھے؟

(ا) تعلیم

(ب) ڈاک

(ج) پولیس

(د) ریلوے

6. مولانا ظفر علی خاں نے ابتدائی تعلیم کہاں حاصل کی؟

(ا) کرم آباد میں گھر پر

(ب) مشن ہائی سکول وزیر آباد، میٹرک گورنمنٹ ہائی اسکول پٹیالہ ✓

(ج) ایم اے او کالج علی گڑھ

(د) لاہور یونیورسٹی

7. مولانا ظفر علی خاں نے تعلیم مکمل کرنے کے بعد سب سے پہلے کہاں ملازمت اختیار کی؟

(ا) ریاست جموں و کشمیر میں محکمہ ڈاک ✓

(ب) حیدر آباد (دکن)

(ج) کرم آباد

(د) لاہور

8. مولانا ظفر علی خان نے حیدر آباد (دکن) میں ملازمت کیوں ترک کی؟

(ا) تعلیم کے لیے

(ب) کرم آباد واپس جانے کے لیے ✓

(ج) سیاست میں حصہ لینے کے لیے

(د) اخبار شائع کرنے کے لیے

9. مولانا ظفر علی خان کے والد نے کون سا اخبار شائع کیا؟

(ا) زمیندار ✓

(ب) اخبار پاکستان

(ج) حیدر آباد نیوز

(د) لاہور روزنامہ

10. مولانا ظفر علی خان نے اخبار زمیندار کہاں شائع کرنا شروع کیا؟

(ا) حیدر آباد (دکن)

(ب) کرم آباد

(ج) لاہور

(د) کوٹ مہر تھ

11. عوام نے مولانا ظفر علی خان کو کس لقب سے یاد کیا؟

(ا) بابائے سیاست

(ب) بابائے شاعری

(ج) بابائے صحافت

(د) بابائے تعلیم

12. مولانا ظفر علی خان کی شاعری زیادہ تر کس موضوع پر تھی؟

(ا) حمد و نعت

(ب) ہنگامی صورت حال

(ج) رومانوی شاعری

(د) فلسفہ

13. مولانا ظفر علی خاں کی نعت گوئی کی خصوصیت کیا تھی؟

(ا) خلوص، عقیدت، جذبہ طبع اور قدرت بیان کا حسین امتزاج

(ب) صرف خلوص

(ج) صرف عقیدت

(د) صرف روایت

14. مولانا ظفر علی خاں کے بارے میں درج ذیل میں سے کون سا بیان درست ہے؟

(ا) صرف شاعر تھے

(ب) صرف صحافی تھے

(ج) شاعر، شعلہ بیان مقرر، انشا پرداز، صحافی، مترجم اور سیاستدان

(د) صرف مترجم تھے

15. مولانا ظفر علی خاں کی نعتوں کی کتاب کا نام کیا ہے؟

(ا) شامل ✓

(ب) زمیندار

(ج) حمد و نعت

(د) کوٹ مہر تھ

16. مولانا ظفر علی خاں کس شہر سے ترک ملازمت کر کے کرم آباد آئے؟

(ا) لاہور

(ب) حیدر آباد (دکن) ✓

(ج) ریاست جموں و کشمیر

(د) سیال کوٹ

17. مولانا ظفر علی خاں کی صحافت کے حوالے سے سب سے بڑی کامیابی کیا تھی؟

(ا) زمیندار اخبار کی شہرت اور عوامی رسوخ

(ب) صرف مقامی رہنمائی

(ج) صرف شاعری

(د) صرف سیاسی کام

18. مولانا ظفر علی خاں کی نعت گوئی میں سب سے اہم عنصر کیا تھا؟

(ا) خلوص اور عقیدت

(ب) صرف قدرت بیان

(ج) صرف شاعری کی مہارت

(د) صرف ہنگامی حالات

19. مولانا ظفر علی خاں بیک وقت درج ذیل میں سے کون سے ہنر رکھتے تھے؟

(ا) شاعر اور انشا پرداز

(ب) شعلہ بیان اور صحافی

(ج) مترجم اور سیاستدان

(د) سبھی اوپر والے

20. مولانا ظفر علی خان کے والد نے زمیندار اخبار کیوں شائع کیا؟

(ا) مقامی زمینداروں کی رہنمائی کے لیے

(ب) سیاست میں حصہ لینے کے لیے

(ج) صرف ذاتی شہرت کے لیے

(د) تعلیم کے فروغ کے لیے

❖ مرکزی خیال:

یہ تمام اشعار رسول اکرم ﷺ کی عظمت، محبت، رحمت اور روحانی مقام کو بیان کرتے ہیں۔ شاعر نے یہ دکھایا ہے کہ دل کی زندگی، انسان کی تمام تمنا اور دنیا کی ہر حقیقت صرف اور صرف رسول ﷺ کی محبت اور نور سے وابستہ ہے۔ جو روشنی دل کی تاریکی اور شبِ الست سے پھوٹتی ہے، وہ نورِ اولیٰ آپ ﷺ کی ذات کی وجہ سے ہے۔ کائنات کی تمام چیزیں، دنیا اور آخرت کے تمام مقاصد، آپ ﷺ کے لیے تخلیق کیے گئے ہیں اور فرشتے بھی آپ ﷺ کے مقام کے سامنے عاجز ہیں، جبکہ آپ ﷺ ہی تمام روحانی اسرار اور کائناتی حقیقتوں کے شناسا ہیں۔ آپ ﷺ گرتے ہوئے انسانوں کو سہارا دیتے ہیں اور ان کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہیں۔ دنیا و آخرت میں آپ ﷺ کی رحمت سب پر محیط ہے اور آپ ﷺ کی مانند کسی کی مثال نہیں ملتی۔ اس طرح یہ اشعار ہمیں یہ سبق دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی محبت، نور اور رہنمائی کے بغیر زندگی کی ہر خوشی، سکون اور تمنا ادھوری ہے اور آپ ﷺ ہی زندگی کا اصل مرکز اور کائنات کا سب سے بڑا نور ہیں۔

اشعار کی تشریح

❖ شعر 1:

- دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تمہیں تو ہو
- ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تمہیں تو ہو

یہ شعر رسول اکرم ﷺ کی عظمت اور محبت کو ظاہر کرتا ہے۔ شاعر یہاں کہہ رہا ہے کہ دل کی ہر دھڑکن، ہر تمنا، ہر جذباتی توانائی صرف اور صرف رسول ﷺ کی محبت سے جڑی ہوئی ہے۔ یعنی دل جس چیز سے زندہ ہے، وہ صرف محبوب، یعنی رسول ﷺ ہیں۔

دوسری سطر میں شاعر بیان کرتا ہے کہ ہم جس دنیا میں جی رہے ہیں اور جس میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں، وہ سب کچھ رسول ﷺ کی ذات سے وابستہ ہے۔ یعنی دنیا، زندگی کی ہر خوشی اور کائنات کے تمام مظاہر، رسول اکرم ﷺ کی محبت اور شان کی وجہ سے معنی رکھتے ہیں۔

یہ شعر نعت کی ایک حسین مثال ہے جو رسول اللہ ﷺ کی محبت، عظمت اور دل و جان پر ان کے اثر کو بیان کرتا ہے۔ شاعر نے نہ صرف محبوب ﷺ کی اہمیت بتائی ہے بلکہ یہ بھی دکھایا ہے کہ زندگی اور دنیا کی ہر خوشی، ہر لمحہ، اور ہر تمنا، رسول ﷺ سے جڑی ہوئی ہے۔

❖ شعر 2:

- پھوٹا جو سینہ شب تار الست سے
- اس نور اولیں کا اجالا تمہیں تو ہو

یہ شعر رسول اکرم ﷺ کی عظمت اور ان کی محبت و شان کو انتہائی خوبصورت انداز میں بیان کرتا ہے۔ شاعر یہاں یہ پیغام دے رہا ہے کہ جو دل یا سینہ تاریکی اور ابتدائی خالی پن سے پھوٹ کر روشن ہوا، اس کی اصل روشنی اور جلال رسول اللہ ﷺ کی ذات سے حاصل ہوا ہے۔

پہلی سطر میں شاعر نے دل یا انسان کی روحانی حالت بیان کی ہے۔ "شب تار" کا مطلب ہے گہری رات یا سخت تاریکی، جو انسان کی مشکلات، جدوجہد اور روحانی خالی پن کی علامت ہے۔ "الست" انسانی فطرت کی ابتدائی حالت یا وہ حالت ہے جس میں انسان اپنے خالق سے جدا اور مکمل طور پر تنہا محسوس کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ یہ تاریکی یا روحانی شب جب پھوٹی، یعنی دل میں روشنی آئی، تو اس کی اصل وجہ رسول اکرم ﷺ کی محبت اور ان کا نور ہے۔

دوسری سطر میں شاعر نے اس روشنی کی اصل حقیقت بیان کی ہے۔ "نور اولیں" یعنی وہ پہلی اور خالص روشنی، جو دل کی زندگی اور انسان کی روحانی توانائی کا منبع ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ یہ روشنی، یہ اجالا، آپ ﷺ کی محبت اور روحانی عظمت سے پیدا ہوا۔

اس شعر میں شاعر نے محبتِ رسول ﷺ اور ان کے روحانی مقام کو ایسے پیش کیا ہے کہ واضح ہو جاتا ہے کہ انسان کی حقیقی روشنی، دل کی زندگی اور روح کی تکمیل صرف رسول اللہ ﷺ کی محبت اور نور سے ممکن ہے۔ یہ شعر ہمیں یہ سبق دیتا ہے کہ دل کی روشنی اور روحانی زندگی کے لیے محبتِ رسول ﷺ ناگزیر ہے، اور ہر انسان کی خوشی، سکون اور معنویت کا اصل مرکز آپ ﷺ ہیں۔

❖ شعر 3:

- سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
- سب غائبتوں کی غایت اولی تمہیں تو ہو

یہ شعر رسول اکرم ﷺ کی عظمت اور کائنات میں ان کے مقام کو بڑی خوبصورتی سے بیان کرتا ہے۔ شاعر یہاں کہہ رہا ہے کہ زمین، آسمان، انسان، جانور، اور کائنات کی ہر چیز صرف اور صرف رسول ﷺ کی محبت اور خدمت کے لیے تخلیق کی گئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا کی ہر نعمت، ہر مخلوق اور ہر مقصد رسول ﷺ سے جڑا ہوا ہے۔

پہلی سطر میں شاعر یہ ظاہر کرتا ہے کہ سب کچھ رسول اکرم ﷺ کے لیے پیدا کیا گیا، یعنی کائنات کی تخلیق اور اس کی تمام تر نعمتیں ان کی عظمت اور شان کی دلیل ہیں۔

دوسری سطر میں شاعر بیان کرتا ہے کہ سب غائیتوں کی غایت، یعنی کائنات کے تمام مقاصد اور اختتام، رسول ﷺ ہی ہیں۔ یعنی دنیا اور کائنات کا اصل ہدف اور اعلیٰ مقصد صرف رسول اکرم ﷺ کی رضا اور ان کی خدمت ہے۔

یہ شعر نعت کی ایک حسین مثال ہے جو رسول اللہ ﷺ کی محبت، عظمت، اور کائنات میں ان کے مقام کو واضح اور دلنشین انداز میں بیان کرتا ہے۔

❖ شعر 4:

- جلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر
- اس کی حقیقتوں کے شناسا تمہیں تو ہو

اس شعر میں شاعر رسول اکرم ﷺ کی عظمت اور بلند روحانی مقام کو ظاہر کر رہا ہے۔ "جلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر" کا مطلب یہ ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام بھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے، وہ مقام اتنا بلند اور مقدس ہے کہ فرشتے بھی اس کی شدت اور نور کی تاب نہیں لاسکتے۔

دوسری سطر میں شاعر کہتا ہے کہ اس مقام کی حقیقت اور اسرار کو صرف رسول اکرم ﷺ ہی پہچان سکتے ہیں۔ یعنی وہ مقام جس پر فرشتے عاجز ہیں، وہاں رسول اللہ ﷺ کی ذات اور شان کی وجہ سے پہنچنا اور حقیقت کو جاننا ممکن ہے۔

یہ شعر نعت کی ایک شاندار مثال ہے جو بتاتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کا مقام کائنات میں ہر چیز سے بلند ہے۔ ان کی عظمت اور روحانی نور ایسی ہے کہ فرشتے بھی اس کی روشنی میں اپنے مقام پر محدود ہیں، جبکہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اس نور اور حقیقت کو پہچاننے کی حامل ہے۔

❖ شعر 5:

- گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہاتھ نے
- اے تاج دار یثرب و بطحا تمہیں تو ہو

یہ شعر رسول اکرم ﷺ کی عظمت، مہربانی اور انسانیت کے لیے ان کے کردار کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ جس نے گرتے ہوئے لوگوں کو سہارا دیا، انہیں سنبھالا اور مشکلات میں رہنمائی فراہم کی، وہ صرف رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہاں "ہاتھ" علامت ہے ان کی شفقت، محبت اور انسانیت کے لیے خدمت کی، جس نے کمزوروں اور گرتے ہوئے انسانوں کو سہارا دیا۔

پہلی سطر میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ انسانی زندگی میں مشکلات، گناہوں اور کمزوریوں کے وقت رسول ﷺ ہی وہ ہیں جو رہنمائی، حفاظت اور حمایت فراہم کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھ میں وہ طاقت اور رحمت ہے جو انسان کو سنبھالتی ہے اور امید دیتی ہے۔

دوسری سطر میں شاعر رسول اکرم ﷺ کو "تاج دار یثرب و بطحا" کہہ کر یاد کرتا ہے، یعنی وہ مکہ و مدینہ کے تاجدار ہیں۔ یہاں یثرب (مدینہ) اور بطحا (مکہ) کی مقدس حیثیت کو بیان کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان مقدس شہروں کی عظمت اور روحانیت رسول ﷺ کی ذات سے جڑی ہوئی ہے۔

یہ شعر نعت کی ایک بہترین مثال ہے جو رسول اللہ ﷺ کی شفقت، عظمت، انسانیت کی خدمت، اور روحانی مقام کو خوبصورت اور دلنشین انداز میں بیان کرتا ہے۔ شاعر نے واضح کیا ہے کہ انسانیت کے لیے حقیقی رہنما، سہارا اور نور کا ذریعہ صرف رسول اللہ ﷺ کی ذات ہے۔

❖ شعر 6:

- دنیا میں رحمت دو جہاں اور کون ہے
- جس کی نہیں نظیر وہ تنہا تمہیں تو ہو

یہ شعر رسول اکرم ﷺ کی بے مثال رحمت اور عظمت کو بیان کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دنیا میں دو جہانوں کے لیے رحمت لانے والا اور سب کے لیے روشنی و رہنمائی کرنے والا صرف آپ ﷺ ہیں۔ "دو جہاں" سے مراد دنیا اور آخرت ہے، یعنی رسول ﷺ کی رحمت صرف انسانی زندگی تک محدود نہیں بلکہ آخرت تک ہر دل اور روح کے لیے مفید اور باعث ہدایت ہے۔

پہلی سطر میں شاعر یہ واضح کرتا ہے کہ آپ ﷺ وہ واحد ہستی ہیں جو تمام مخلوقات کے لیے رحمت بن کر آئے۔ دنیا کی ہر مخلوق، انسان، جانور، اور زمین و آسمان تک، آپ ﷺ کی رحمت سے منور ہے۔

دوسری سطر میں شاعر کہتا ہے کہ جس کی نظیر نہیں، یعنی جس کا کوئی مقابلہ یا مثال نہیں، وہ صرف اور صرف رسول اکرم ﷺ ہیں۔ یہ سطر آپ ﷺ کی تنہا عظمت اور کائنات میں ان کے منفرد مقام کو اجاگر کرتی ہے۔

یہ شعر نعت کی ایک شاندار مثال ہے جو رسول اللہ ﷺ کی رحمت، عظمت، ہدایت اور کائنات میں ان کے منفرد مقام کو دلنشین انداز میں بیان کرتا ہے۔ شاعر نے یہ واضح کیا ہے کہ رسول ﷺ کی مانند کسی کی بھی مثال نہیں ملتی اور ان کی ذات ہی تمام جہانوں کے لیے رحمت اور روشنی کا مرکز ہے۔

◆ مشقی مختصر سوالات:

1. سینہ شب تار الست سے کیا پھوٹا؟

جواب:

شاعر یہاں انسان کے دل کی روحانی حالت کی بات کر رہا ہے۔ "شب تار" یعنی گہری تاریکی اور "الست" انسانی روح کی ابتدائی خالی حالت یا اللہ سے فاصلہ ہے۔ شعر میں کہا گیا ہے کہ جو روشنی یا اجالا اس تاریکی سے پھوٹا، وہ نور اولیٰ یعنی رسول اکرم ﷺ کی محبت اور ان کی روحانی عظمت سے حاصل ہوا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ دل کی اصل روشنی اور زندگی، رسول اللہ ﷺ کی محبت اور رہنمائی کی وجہ سے منور ہوئی۔

2. شاعر کے نزدیک کائنات میں سب کچھ کس کے واسطے پیدا کیا گیا؟

جواب:

شاعر کے نزدیک کائنات کی ہر چیز، یعنی زمین، آسمان، انسان، جانور اور دنیا کی تمام نعمتیں، رسول اکرم ﷺ کے واسطے پیدا کی گئی ہیں۔ شاعر یہ واضح کرتا ہے کہ دنیا اور آخرت کے تمام مقاصد، انسان کی زندگی کی تمام خوشیاں، اور کائنات کے تمام مظاہر، آپ ﷺ کی عظمت اور محبت کے لیے ہیں۔

3. "جلتے ہیں جبریل کے پر جس مقام پر" کی وضاحت واقعہ معراج کی روشنی میں

جواب:

یہ شعر رسول اکرم ﷺ کی بلند روحانی عظمت کو ظاہر کرتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ وہ مقام جس پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کے پر بھی جلتے ہیں، یعنی فرشتے اس مقام کی شدت اور نور کی تاب نہیں لا سکتے، وہاں بھی رسول اکرم ﷺ کی ذات اور شان نمایاں ہے۔ یہ واقعہ معراج کی روشنی میں سمجھا جا سکتا ہے، جب رسول ﷺ کو آسمانوں اور فرشتوں کے بلند مقام سے گزارا گیا اور آپ ﷺ کی عظمت و مقام کو سب نے دیکھا، جس کی مثال کوئی اور ہستی نہیں دے سکتی۔

4. شاعر کے نزدیک آپ کے ہاتھوں نے کسے تھام لیا؟

جواب:

شاعر کہتا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے گرتے ہوئے انسانوں کو سہارا دیا اور سنبھالا۔ یہاں "ہاتھ" علامت ہے رہنمائی، شفقت اور محبت کی۔ مطلب یہ ہے کہ انسانی زندگی کی مشکلات، کمزوری اور گناہوں کے وقت رسول ﷺ ہی وہ رہنما اور سہارا ہیں جو انسان کو سنبھالتے ہیں اور اس کی ہمت بڑھاتے ہیں۔

5. شاعر کے نزدیک جس کی نظیر نہیں ملتی، وہ کون سی ہستی ہے؟

جواب:

شاعر کے نزدیک جس کی نظیر نہیں ملتی، وہ رسول اکرم ﷺ ہیں۔ یہ سطر ان کی بے مثال عظمت، کائنات میں منفرد مقام اور رحمت دو جہاں کے لیے ان کی غیر معمولی شان کو بیان کرتی ہے۔ کسی بھی ہستی میں ان جیسی مکمل رحمت، علم اور مقام نہیں پایا جاتا۔

6. شاعر نے "اے تاجدار یثرب و بطحا" کہ کر کے مخاطب کیا ہے؟

جواب:

شاعر یہاں رسول اکرم ﷺ کو مخاطب کر رہا ہے اور انہیں مکہ (بطحا) اور مدینہ (یثرب) کے تاجدار کے طور پر یاد کر رہا ہے۔ یہ لقب ان کی ولادت، نبوت، قیادت اور ان شہروں کی روحانی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ شاعر بتانا چاہتا ہے کہ آپ ﷺ ہی ان مقدس شہروں کی عظمت اور شان کے اصلی محافظ اور رہنما ہیں۔

Note:


This chapter is designed to provide a solid foundation of knowledge, with the goal of deepening understanding and encouraging further exploration of the subject. The content has been carefully selected to support effective learning and inspire students to engage with the topic more deeply.

Author: Muhammad Asghar

Purpose: To contribute to education by offering insightful, valuable content that enhances learning and understanding.

Copyright & Usage Policy

© 2026 Muhammad Asghar. All rights reserved.



No part of these notes may be reproduced, redistributed, or used for commercial purposes without explicit written permission from the author. These notes are intended solely for personal study and educational use.